بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

جنگ احد میں حضرت حمزہؓ کی شہادت اور انصاری خواتین کا نوحہ، حضرت مصعب بن عمیرؓ کی شہادت پر آنحضرتؐ کی دعا، نیز صحابیاتِ رسولؐ کا مثالی کردار

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 01 مارچ 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشۡھَدُ أَنۡ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِيۡكَ لَہٗ وَأَشۡھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡھِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورة الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مصلح موعودؓ جنگِ احد کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے زخمیوں اور شہیدوں کو جمع کیا۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کی گئی اور شہداء کو دفنانے کا انتظام کیا گیا۔ اس وقت معلوم ہوا کہ کفار نے بعض صحابہ کو صرف شہید نہیں کیا بلکہ ان کے ناک کان بھی کاٹ دیے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضورِ اکرم ﷺ کو بہت دکھ ہوا۔ ان شہداء میں آپ کے چچا حضرت حمزہؓ بھی شامل تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کفار نے خود اپنے عمل سے اپنے لیے اس بدلے کو جائز بنا دیا ہے جس کو ہم ناجائز سمجھتے تھے۔ اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ کفار جو کچھ کرتے ہیں انہیں کرنے دو۔ تم رحم اور انصاف کا دامن ہمیشہ تھامے رکھو۔

حضرت حمزہؓ کی تدفین کے متعلق مذکور ہے کہ آپؓ کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا۔ جب آپؓ کا سر ڈھانکا جاتا تو کپڑا پاؤں سے ہٹ جاتا اور جب پاؤں ڈھانکے جاتے تو چہرے سے کپڑا سرک جاتا۔ اس پر حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپ کا چہرہ ڈھانک دیا جائے اور پاؤں کو گھاس سے ڈھک دیا جائے۔

نوحہ اور بین جو مردوں پہ فوت شدگان پہ کیا جاتا ہے اس کی کس پُر حکمت انداز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی۔ ایک روایت میں آتا ہے اور یہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب احد سے واپس لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ انصار کی

عورتیں اپنے خاوندوں پر روتی اور بین کرتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا بات ہے حمزہ پر کوئی رونے والا نہیں انصار کی عورتوں کو پتہ چلا تو پھر وہ حضرت حمزہؓ کی شہادت پر بین کے لئے اکٹھی ہو گئیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ لگ گئی کچھ فاصلے پر تھے مسجد میں ہی میرے خیال میں۔ اور جب بیدار ہوئے تو خواتین اسی طرح رو رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج حمزہ کا نام لے کر روتی ہی رہیں گی یہ لوگ۔ بند نہیں کریں گی۔ انہیں کہہ دو کہ واپس چلی جائیں۔ تب نبی کریم ﷺ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ اپنے گھروں کو واپس لوٹ جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے کا ماتم اور بین نہ کریں۔ یوں بڑی حکمت سے آنحضرت ﷺ نے انصار کی عورتوں کے جذبات کا خیال رکھا۔ انہیں اپنے خاوندوں اور بھائیوں کی جدائی پر ماتم سے روکنے کی بجائے حضرت حمزہؓ کا ذکر کیا۔ ان پر رونے والا کوئی نہیں۔ آپؐ کو حضرت حمزہ کی شہادت پر پھر لاش کی بے حرمتی دیکھ کر شدید غم تھا لیکن جب دیکھا کہ انصار عورتیں اب یہ نوحہ بند ہی نہیں کر رہیں تو پھر اس پر اس رسم کو ختم کرنے کے لئے یہ رسم ہی تھی ایک۔ اپنا نمونہ پیش کر دیا اور انہیں صبر کی تلقین کی۔ ایسی تلقین جو پر اثر تھی۔ جہاں تک آنحضرت ﷺ کو حضرت حمزہؓ کی جدائی کے غم کا تعلق ہے وہ آخر تک آپ کو رہا ہمیشہ اس کا ذکر کرتے تھے۔

حضرت مصعبؓ کی تدفین کا ذکر یوں ملتا ہے کہ حضور ﷺ حضرت مصعب بن عمیرؓ کی نعش کے پاس پہنچے ان کی نعش چہرے کے بل پڑی تھی۔ حضور ﷺ نے انہیں دیکھ کر یہ آیت پڑھی کہ مومنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا اسے سچا کر دکھایا۔ پس ان میں سے وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنی منت کو پورا کر دیا اور ان میں وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے۔ یہ آیت پڑھ کر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کا رسول گواہی دیتا ہیکہ تم لوگ قیامت کے دن بھی خدا کے حضور شہداء ہو۔ پھر حضور ﷺ نے صحابہؓ کو ہدایت فرمائی کہ ان کی زیارت کر لو اور ان پر سلام بھیجو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روزِ قیامت تک جو بھی ان پر سلام کرے گا وہ اس کے سلام کا جواب دیں گے۔

اُحد کے دن حضورِ اکرم ﷺ نے شہداء کی تدفین کے بعد سب لوگوں کو اکٹھا کر کے یہ دعا کی کہ اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ اے اللہ! جس چیز کو تو کشادہ کر دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو تُو قبض کر لے تو اس کو کوئی کشادہ نہیں کر سکتا اور جس کو تو گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جس کو تو ہدایت دے دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جو چیز تُو روک لے اس کا کوئی عطا کرنے والا نہیں اور جو تو عطا کرے اس سے کوئی اور روکنے والا نہیں اور جس کو تُو دُور کر دے

اس کو کوئی قریب کرنے والا نہیں ہے اور جس کو تُو قریب کردے اس کو کوئی دُور کرنے والا نہیں ہے...اے اللہ! ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں زندہ کر اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ اس طرح لاحق کردے کہ نہ ہم رسوا ہوں اور نہ فتنے میں پڑیں۔ اے اللہ اے معبود حق! اُن کافروں کو ہلاک کردے جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستے سے روکتے ہیں اور ان پر اپنی سزا اور عذاب نازل کر۔ اے اللہ اہلِ کتاب کافروں کو ہلاک کر۔ آمین

غزوہِ احد میں خواتین نے بھی مردوں کے شانہ بشانہ خدمت میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ حضرت ام سلمہؓ کے جنگِ احد میں شرکت کا ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح راوی کہتے ہیں کہ اُحد کے دن مَیں نے عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلیمؓ کو دیکھا کہ وہ مشک میں پانی بھر کر لاتیں اور پیاسوں کو پلاتی تھیں۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کی والدہ ام سلیطؓ اور حضرت ام عطیہؓ کے متعلق بھی یہی ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح بعض مسلم خواتین نیزے اور تلوار کے ساتھ کفار سے دوبدو جنگ بھی کرتی رہیں جن میں حضرت ام عمارہؓ سرِ فہرست ہیں۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حضور ﷺ کے زخم دھونے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں یہ ذکر ملتا ہے کہ حضرت عائشہؓ جنگِ احد کی خبر لینے بعض دوسری عورتوں کے ساتھ گھر سے باہر نکلیں تو ان کی ملاقات راستے میں ہند بنت عمروؓ سے ہوئی۔ ہند، عبد اللہ بن عمروؓ کی بہن تھیں۔ آپ اپنی اونٹنی کو ہانک رہی تھیں اور اس اونٹنی پر حضرت ہندؓ کے خاوند، بیٹے اور بھائی کی نعشیں تھیں۔ حضرت عائشہؓ نے ان سے میدان جنگ کا حال پوچھا تو حضرت ہندؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ بخیریت ہیں اور آپؐ کے ہوتے ہوئے ہر مشکل آسان ہے۔ اپنے تین قریبی رشتہ داروں کی خاوند بیٹا اور بھائی کی لاشیں اٹھائی ہوئی ہیں لیکن پوچھنے پر یہ کہا کہ آنحضرت ﷺ ٹھیک ہیں تو سب ٹھیک ہے۔ ان کو تو میں دفنا ہی دوں گی اب۔ جب آپ ﷺ خیریت سے ہیں تو پھر کوئی ایسی بات ہی نہیں۔

حضرت ام عمارہؓ کہتی ہیں کہ جنگِ احد میں جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بعض گنتی کے صحابہ رہ گئے تو مَیں حضور ﷺ کے پاس بھاگ کر پہنچی اور تلوار کے ذریعے کفار کو آپؐ کے پاس آنے سے روکنے لگی ساتھ ہی کمان سے تیر بھی چلائے یہاں تک کہ خود بھی زخمی ہوگئی۔ حضرت ام ایمنؓ زخمیوں کو پانی پلا رہی تھیں کہ ایک مشرک نے ان کی طرف تیر چلایا جو آپؓ کے دامن میں جالگا یہ دیکھ کر وہ کافر ہنسنے لگا۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو ایک تیر دیا جس کا پھل نہ تھا، آپؓ نے وہ تیر چلایا۔ وہ تیر اس کافر کو لگا اور وہ پیچھے جا گرا جس سے اس کا ننگ ظاہر ہوگیا اس پر حضور ﷺ

مسکرائے۔ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر مسکرا اٹھے کہ خدا نے اس کافر کو ایسے تیر سے راستے سے ہٹایا جس کا پھل بھی نہیں تھا گویا سیدھی سی ایک سوٹی تھی، اس نے ہی اس کافر کو مار دیا۔

ایک مصنف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت اور فراست کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب خالد بن ولید کی قیادت میں قریشی شہسوار عبداللہ بن جبیرؓ اور ان کے ساتھیوں کو شہید کرتے ہوئے اسلامی لشکر کی پشت پر نمودار ہوئے تب آزمائش کی اس گھڑی میں رسول اللہ ﷺ کی عَبقریّت اور بے مثال شجاعت نمایاں ہوئی کیونکہ آپؐ نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر صحابہ کرام کی جان بچانے کا فیصلہ فرمایا تھا اور نہایت بلند آواز سے صحابہ کو پکارا۔ اللہ کے بندو ادھر۔ آپؐ کی آواز پورے میدان میں گونج گئی تھی۔ صحابہ کرام کو بھی حالات کی نزاکت کا احساس ہو گیا تھا کیونکہ وہ کافی فاصلے پر موجود تھے لہذا ان سے پہلے قریشی شہسواروں کے ایک دستے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر دیا اور باقی شہسواروں نے تیزی کے ساتھ مسلمانوں کو گھیرنا شروع کر دیا۔

آنحضرت ﷺ کا زخمی حالت میں بھی حواس قائم رکھنا اور صحابہ کی رہنمائی کرنا ان کی حوصلہ افزائی فرمانے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ عتبہ بن ابی وقاص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک پتھر کھینچ کر مارا جو آپ کے منہ پر لگا اور آپ کے سامنے والے دو دانتوں میں اور نوکیلے دانت کے درمیان والا دانت ٹوٹ گیا۔ ساتھ ہی اس سے نچلا ہونٹ پھٹ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ابی وقاص کے خلاف یہ دعا کی۔ اے اللہ ایک سال گزرنے سے پہلے ہی اس کو کافر کی حیثیت سے موت دے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی اور اس کو اسی دن حاطب بن ابی بلتعہ نے قتل کر دیا۔

خطبے کے دوسرے حصے میں حضور انور نے مکرم غسان خالد النقیب صاحب آف سیریا۔ مکرمہ نوشابہ مبارک اہلیہ مکرم جلیس احمد مربی سلسلہ شعبہ آرکائیو الحکم۔ مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید خان صاحب مرحوم آف ربوہ۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد سلیم صاحب آف لاہور۔ مکرم رشید احمد چودھری صاحب آف ناروے۔ ان مرحومین کا ذکرِ خیر فرمایا اور ان کی نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔